سوال

قرآن کریم کی صحت کے منکر کا رد

جواب

الحمد للہ

1- ہمارے ہاتھوں میں قرآن کریم کے جو متداول نسخے ہیں اس کی صحت میں ہمارے ہاں کوئی ایک دو دلیلیں نہیں بلکہ وہ بہت سارے دلائل سے ثابت ہے جن پر مطلع ہونے والا شخص اس بات کا قطعی یقین کرلیتا ہے کہ یہ قرآن مجید آج بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اللہ تعالی نے نازل فرمایا تھا۔
2- نسلوں کے بعد نسلیں آتی رہیں اور اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی اور اسے آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتی رہیں، اور لوگ اسے حفظ کرتے اور لکھتے رہے ان سے ایک بھی حرف نہ چھپا اور نہ ہی اس میں کسی ایک حرف کی حرکت کی بھی تغیر و تحریف کرسکا، اور پھر اس کا لکھنا تو حفاظت کے وسائل میں سے ایک وسیلہ تھا، اور اصل بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید تو ان کے وسینوں میں محفوظ تھا۔

3- اور یہ بھی ہے کہ ہم تک صرف قرآن کریم ہی نقل نہیں ہوا کہ اس میں تحریف کا دعوی کیا جاسکے، بلکہ ہم تک تو قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور اس کے کلمات کے معانی، اور اسباب نزول تک بھی نقل کئے گئے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کلمات کے اعراب اور اس کے احکامات کی شرح بھی نقل کی گئی ہے۔

تو اب یہ بتائیں کہ اس طرح کی حفاظت اور نگہبانی کے ہوتے ہوئے اس کتاب میں کیسے تحریف و تغیر ہوسکتی اور کیا کوئی ایک حرف بھی بدلا جاسکتا اور یا اس میں کوئی کلمہ زیادہ کیا جاسکتا اور یا پھر اس میں سے کوئی آیت ساقط ہوسکتی ہے؟۔

4- اور ان غیبی اور مستقبل کی اشیاء کا قرآن کریم میں بیان بھی اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے نازل فرمایا تا کہ یہ بیان ہوسکے کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ ہے، اور اگر انسان کوئی کتاب لکھنا چاہیں تو وہ کسی حادثہ کی تصویر کھینچنے یا کوئی موقف نقل کرنے میں تو بہتر طور پر کامیاب ہوسکتے ہیں، لیکن یہ کہ وہ کسی غیبی امور میں بات کریں تو سوائے کذب بیانی اور اندازہ و اٹکل کے کچھ نہیں کریں گے۔

لیکن قرآن مجید نے یہ بتایا کہ فارسیوں کے مقابلہ میں رومیوں کو شکست ہوگی، حالانکہ اس وقت ان لوگوں کے پاس ایسے وسائل نہیں تھے جو کہ اس وقوعہ کی خبر کو نقل کریں، اور پھر انہیں آیات میں یہ بھی بتایا گیا کہ رومی کچھ ہی مدت میں فارسیوں پر غالب ہوں گے، (تو پھر حقیقتا ہوا بھی ایسے ہی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کفار کے لئے قرآن مجید میں طعن کا سب سے بڑا باعث ہوتا۔

5- اور اگر آپ اللہ تعالی کی کتاب عظیم میں سے ایک آیت لے کر امریکہ یا پھر ایشیا میں یا پھر افریقہ کے گھنے جنگلوں میں یا اسے عرب کے صحراؤں میں جہاں بھی کچھ مسلمان بستے ہوں لے جائیں تو یہی آیت ان سب کے سب سینوں میں بالکل اسی طرح محفوظ پائیں گے اور اس میں کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہیں ہوگا۔

تو اب اس غیر معروف اور مجہول نسخہ کی کیا قدر و قیمت رہ جاتی ہے جو کہ یمن سے ملا جسے ہم نے دیکھا بھی نہیں، ممکن ہے کہ اس دور میں کسی سرپھرے نے کوئی آیت یا کلمۃ میں تحریف کردی ہو؟

اور کیا اس طرح کی کلام بحث ونظر کے مقابلہ میں ٹھر سکتی ہے ؟ اور خاص ان لوگوں کے سامنے جو کہ بحث وانصاف اور عدل کا دعوی کرتے ہیں ؟ ۔

اور اگر ہم ان لوگوں کے معروف مولفین کی کتب موثوقہ میں سے کسی ایک کو لیں جس کے پوری دنیا میں بہت سے نسخے ایک ہی طرح کے پائے جاتے ہوں ، پھر اگر کوئی یہ دعوی کرے کہ کسی ملک میں ایسا نسخہ پایا جاتا ہے جس میں ان دوسرے نسخوں سے کچھ زیادتی و نقصان ہے تو کیا یہ اس کا اعتراف اور اعتبار کریں گے ؟

جو ان کا جواب ہوگا ہمارا بھی وہی جواب ہے ۔

6- اور مسلمانوں کے ہاں خطی نسخے اس شکل سے ثابت نہیں ہوتے ، بلکہ ہمارے پاس تو ایسے قواعد وضوابط ہیں جن سے خطی نسخے کا ثبوت کیا جاتا ہے ، وہ قواعد سماع اور قرآت ہیں جن پر سننے اور سنانے والے کا نام اور دستخط ثبت ہوتے ہیں ۔

اور ہمارے خیال میں اس طرح کی کوئی چیز (یعنی سننے اور سنانے والے کا نام اور دستخط) اس نسخہ میں جو کہ یمن وغیرہ سے ملا ہے نہیں ہے ۔

7- آخر میں ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ حقیقی اور واقعی قصہ ذکر کرتے جائیں جو کہ دور عباسیہ میں وقوع پذیر ہوا جبکہ ایک یھودی نے چاہا کہ وہ ان کتابوں کے صدق کا پتہ چلائے جن کے ماننے والے انہیں اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہیں ، اور وہ کتابیں یھودیوں کی تورات عیسائیوں کے ہاں انجیل اور مسلمانوں کے ہاں قران مجید ہے ۔

اس یھودی نے تورات کا ایک نسخہ لیا اور اس میں کچھ کمی وزیادتی کر کے یھودی کاتب سے کہا کہ وہ اس کے کچھ نسخے تیار کردے ، تو کاتب نے یہ نسخے تیار کردئے ۔

یھودی کہتا ہے کہ : کچھ ہی عرصے میں میرے نسخے یھودی عبادت خانوں میں اور ان کے بڑے بڑے علماء کے درمیان چل نکلے ۔

پھر اس نے انجیل کا نسخہ لیا اور اس میں بھی اسی طرح کمی وزیادتی کی اور عیسائی کاتب سے نسخے تیار کرنے کو کہا ، اور کاتب نے وہ نسخے تیار کردئے ، یھودی کا کہنا ہے کہ کچھ ہی عرصہ میں یہ نسخے ان گرجوں میں پڑھے جانے لگے اور عیسائی علماء کے ہاتھوں میں متداول ہوگئے ۔

پھر اس نے قرآن مجید لیا اور اس میں بھی تورات وانجیل کی طرح کمی وزیادتی کرنے کے بعد مسلمان کاتب کو دیا کہ اس کے نسخے تیار کرے ، اور جب وہ ان نسخوں کو لینے کے لئے گیا تو اس کاتب نے وہ نسخہ اس کے منہ پر دے مارا اور اسے بتایا کہ یہ مسلمانوں کا قرآن نہیں ہے !

تو اس یھودی کو اس تجربہ سے اس بات کا علم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالی کی حق اور سچی کتاب ہے اور اس کے علاوہ باقی سب کچھ ایسا ہے جو انسان وبشر کی ملاوٹ خالی نہیں ہے ۔

اور اگر مسلمانوں کا ایک عام کاتب اس نسخہ کی تحریف کو جان لیتا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ یہ مسلمان علماء کرام میں چل سکے ؟

اور اگر سوال کرنے والی اس تجربہ کو وقت حاضر میں دھرانا چاہتی ہے تو اسے بھی اس یھودی جو کہ اس کے تجربہ کے بعد مسلمان ہوگیا تھا کی طرح ان تینوں کتب میں کچھ کمی وزیادتی ہی کر کے اس تجربے کا نتیجہ دیکھنا ہوگا ۔

اور پھر آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ آپ قرآن مجید کا یہ نسخہ کسی مسلمان کاتب کے پاس لے جائیں ، بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ آپ اسے مسلمانوں کے بچوں کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ آپ کو اس کی غلطیاں نکال کردیں !

اور بعض اسلامی ممالک میں کچھ ایسے مصاحف طبع کئے گئے جن میں اخطاء تھیں اور ان کو نکالنے والے بڑوں سے قبل بچے ہی تھے ۔

اور اللہ تعالی ہی ھدایت دینے والا ہے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم.